مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ فلاحی ریاست سے کیا مراد ہے؟

2۔ فلاحی ریاست کے فرائض بیان کیجیے۔

3۔ ایک اسلامی فلاحی ریاست کا کیا تصور ہے؟

4۔ پاکستان کے قومی مقاصد کیا ہیں؟

5۔ خوراک میں خود کفالت کیوں ضروری ہے؟

6۔ ساری دنیا میں امن کیوں ضروری ہے؟

7۔ فلاحی ریاست میں فرد کا کیا کردار ہوتا ہے؟

8۔ تعلیم عامہ کے لیے حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

9۔ عادلانہ اور مساویانہ معاشرے پر ایک نوٹ لکھیے۔

10۔ پاکستان میں مسلسل تعمیری کاوشیں کیوں ضروری ہیں؟

(ب) خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

(i) حکومت کوشش کر رہی ہے کہ پاکستان میں ---------- معاشرہ قائم ہو۔

(ii) پاکستان کی ---------- آبادی زراعت سے وابستہ ہے۔

(iii) پاکستان ---------- اور ---------- کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔

(iv) اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ ---------- کے پاس ہے۔

(v) اقتصادی ترقی ---------- کی جانب لے جاتی ہے۔

پاکستان میں شہری زندگی

CIVIC LIFE IN PAKISTAN

گیارھواں باب

1۔ جمہوری حکومت:

جمہوری حکومت وہ طرزِ حکومت ہے جس میں حکمرانی کا حق کسی ایک شخص یا ایک جماعت کا نہیں ہوتا بلکہ حکمرانی کا اختیار عوام کے منتخب نمائندوں کو دیا جاتا ہے۔ یعنی جمہوریت میں عوام اپنے حکمران کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ حکومت کی پالیسی بنانے اور اس کا نظم و نسق چلانے میں عوام کو دخل ہوتا ہے اور حکومت عوام کی بھلائی کا خیال رکھتی ہے۔ جمہوری حکومت کے یہ معنی ہیں کہ وہ عوام کی حکومت ہو، عوام کے ہاتھوں میں ہو اور عوام کے مفاد کے لیے ہو۔

2۔ جمہوریت بمعنی آزادیٔ اظہارِ رائے:

جمہوریت میں شہری کو تحریر و تقریر اور اظہارِ رائے کی آزادی ہوتی ہے۔ وہ ملک کے داخلی اور خارجی معاملات کے متعلق اپنی رائے تقریر یا تحریر کے ذریعے عام لوگوں کے سامنے لا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ قوم اور ملک کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔ اظہارِ رائے لوگوں کے اجتماع میں یا رسالوں میں اور کتابوں کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ اس لیے جمہوری طرزِ حکومت میں اخباروں اور رسالوں کو پوری آزادی ہوتی ہے اور وہ ہر طبقۂ خیالات کے لوگوں کی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس اظہارِ رائے کی آزادی کے علاوہ جمہوری حکومت میں شخصی آزادی، مذہب اور پیشہ کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی اور معاش کے حاصل کرنے کی بھی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ حکومت سب کے ساتھ مساوات کا برتاؤ کرتی ہے۔

3۔ جمہوری حکومت کس طرح کام کرتی ہے:

جب یہ کہا جاتا ہے کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ہر شہری حکومت میں شامل ہوتا ہے بلکہ منتخب نمائندے حکومت چلاتے ہیں۔ آپ کے اسکول میں طلبہ کی کونسل ہو گی۔ پورے اسکول کے طلبہ اپنی اپنی کلاس سے اپنا نمائندہ منتخب کرتے ہیں اور پھر یہ چند نمائندے پورے اسکول کی طرف سے طلبہ کونسل کا کام چلاتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں عام شہری ووٹوں کے ذریعے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ ان سب نمائندوں کی جماعت کو قومی اسمبلی کہتے ہیں جس میں ملک کی مختلف سیاسی جماعتوں کے منتخب نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ اس اسمبلی میں جس جماعت یا پارٹی کے نمائندوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس جماعت کا سربراہ مرکزی حکومت کا وزیرِ اعظم ہوتا ہے اور وہ اپنے وزرا کا انتخاب کرتا ہے۔ اس طرح وزرا کی ایک کونسل بن جاتی ہے اور ایک خاص مدت کے لیے حکومت ان کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ اگر کسی وقت منتخب نمائندوں کی اکثریت حکومتِ وقت کا ساتھ نہ دے تو وہ حکومت مستعفی ہو جاتی ہے اور نیا انتخاب ہوتا ہے۔ ہر جمہوری حکومت اپنے ووٹروں سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے عام لوگوں کی رائے کا ہر معاملے میں خیال رکھا جاتا

ہے۔ جمہوریت میں عوام کی رائے خاص اہمیت رکھتی ہے کیوں کہ حکومت کے بننے یا بگڑنے میں عوام کی رائے کا بڑا دخل ہے۔

اسی طرح صوبوں کا نظم ونسق چلانے کے لیے صوبائی حکومت ہوتی ہے۔ پاکستان میں ہر صوبے میں ایک صوبائی اسمبلی ہوتی ہے۔ صوبائی اسمبلی میں جس سیاسی جماعت کی اکثریت ہو وہ صوبائی حکومت بناتی ہے۔ ہر صوبے کا ایک وزیرِاعلیٰ ہوتا ہے اور اس کی مدد کے لیے وزرا کی کابینہ ہوتی ہے۔ یہ کابینہ باقی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔

4۔ شہریوں کے حقوق و فرائض

(i) شخصی آزادی:

ہر شخص کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے عمل اور خیال میں آزاد ہو۔ بشرطیکہ اس کا عمل دوسروں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس کا یہ حق ہے کہ وہ آزاد رہے اور اس کو بلاوجہ نہ پکڑا جائے اور نہ قید کیا جائے۔ وہ اپنے ملک میں جہاں چاہے جائے اور جہاں چاہے رہے۔ تجارت یا سیر و تفریح یا روزگار کے لیے ہر جگہ جانے کا حق ہے۔ اسی طرح اس کا یہ بھی حق ہے کہ وہ اپنی روزی کمانے کے لیے جو پیشہ مناسب سمجھے اس کو اختیار کرے۔ البتہ ایسا پیشہ نہ ہو جس سے دوسروں کو نقصان ہو یا جو اخلاق سے گرا ہوا ہو۔

(ii) اظہارِ رائے اور مذہب کی آزادی:

ایک شہری کو تحریر و تقریر کی آزادی ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنے خیالات کا آزادی سے اظہار کر سکے۔ اخبار اور رسالوں کو بھی آزادی ہونی چاہیے۔ مگر ایسے خیالات کے اظہار کا حق نہ کسی فرد کو نہ اخبار کو ہے جس سے ملک میں فتنہ وفساد پیدا ہو یا کسی کی عزت پر حملہ ہو۔ یا ملک کے مفاد کے خلاف ہو یا لوگوں کے آپس میں جھگڑے کا باعث ہو۔ ہر شہری کا یہ بھی حق ہے کہ وہ جو مذہب پسند کرے اُسے اختیار کرے اور اس مذہب کے احکامات کے مطابق عبادت کرنے کی بھی آزادی ہو۔

(iii) تعلیم اور صحت:

تعلیم ایک بنیادی ضرورت ہے۔ معاشرے کی بھلائی کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر شہری کو تعلیم کی سہولت میسّر ہو۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابتدائی تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک ہر فرد کے لیے حکومت انتظام کرے۔ عام طور پر ہر فرد کو پرائمری تک تعلیم دلانا ہر حکومت کا فرض ہے۔ اس کے بعد جیسے ملک کے وسائل ہوں۔ اس کے علاوہ علاج معالجے کی سہولت بھی ملنا چاہیے۔

مندرجہ بالا حقوق کے ساتھ شہریوں کی ذمہ داریاں یا فرائض بھی ہیں۔

5۔ شہریوں کے فرائض:

(i) قانون کی پابندی اور ملک سے وفاداری:

سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مملکت کے قانون کی پوری طرح پابندی کی جائے۔ ملک میں صحیح نظم و نسق تب ہی قائم رہ سکتا ہے جب معاشرے کا ہر فرد قانون کی پابندی کرے۔ دوسرا فرض یہ ہے کہ ملک کا وفادار رہے۔ نہ خود کوئی کام ایسا کرے جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو نہ کسی ایسی تحریک میں شریک ہو جو ملک کی وفادار نہ ہو اور وقت پڑنے پر ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے جان و مال کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔

(ii) دوسروں کے حقوق کا احساس:

اچھے شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔ جو حقوق وہ خود چاہتا ہے دوسروں کو بھی وہ حقوق ملنے چاہییں۔ کاروبار اور لین دین میں ایمان داری، معاملات میں انصاف اور سرکاری احکام کی پابندی نہایت لازمی ہے۔ معاشرہ اس وقت ہی درست ہوگا جب ہر فرد اپنی ذمے داری پوری کرے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔

(iii) طلبہ کے فرائض:

طلبا بھی شہری ہیں۔ ان کی بھی ذمے داریاں ہیں مگر جب تک وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی تعلیم مکمل کریں اور پوری توجہ تعلیم پر دیں۔ البتہ خالی وقت میں یا چھٹیوں کے زمانے میں قومی خدمات انجام دیں مثلاً تعلیمِ بالغان میں حصہ لیں۔ ہلالِ احمر کے کاموں میں شریک ہوں۔ سول ڈیفنس کی ٹریننگ لیں۔ آفت زدہ لوگوں کے لیے امدادی سامان اور چندہ جمع کریں۔

6۔ معاشرے میں فرد کا کردار

ایک فرد تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس کو دوسروں کے ساتھ رہ کر اپنی ضروریات پوری کرنی ہوتی ہیں۔ یہ صورت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ جہاں کہیں انسان آباد ہیں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک فرد کی ضروریات ایسی ہیں کہ وہ اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ اجتماعی زندگی بہت سے لوگوں کے ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے سے بنتی ہے۔ یعنی ہر ایک فرد معاشرے کا اہم جزو ہے اور اس کو سب کے ساتھ مل کر رہنا ضروری ہے جب تک وہ معاشرے یا سوسائٹی کا ایک رکن ہے اس وقت تک ہی اس کی اہمیت ہے۔ علیحدہ اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ یعنی جب تک وہ قوم کا جزو بن کر رہتا ہے تو سب کچھ ہے۔ علیحدہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اجتماعی زندگی یا معاشرے کی کامیابی اور بہبود کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ معاشرے کے تمام افراد اپنی اپنی ذمے داریاں پورے طور پر ادا کریں۔ اس کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہر فرد کی سیرت اور کردار کیسا ہے۔ اگر ہر فرد اعلیٰ کردار کا مالک ہے اور اس کو اپنی ذمے داریوں کا پورا احساس ہے تو نہ صرف معاشرہ بہترین بن جاتا ہے بلکہ ملک بھی ترقی کرتا ہے اور دنیا میں اس کی عزت ہوتی ہے۔

ہر فرد ترقی کرنا چاہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ آسائش اور آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ مگر اچھے معاشرے میں ایک فرد اپنی ترقی اور بھلائی کے لیے دوسرے کا حق نہیں چھینتا بلکہ دوسرے کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اپنی کسی حرکت سے دوسرے کو نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ اس کے ساتھ کوئی زیادتی کرتا ہے۔ جو ذمے داری یا فرض فرد پر عائد ہوتا ہے اسے پوری تندہی سے بہترین طریقے پر انجام دیتا ہے۔ معاشرے یا اجتماعی زندگی کی کامیابی اور بہبودی کا انحصار اسی بات پر ہے کہ ہر فرد اپنی اپنی جگہ اپنی ذمے داریاں پوری کرے۔ لہٰذا ہر ایک فرد کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ اپنے اعلیٰ کردار اور نیک سیرت کی وجہ

سے معاشرے کی بہبودی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے اس کو چاہیے کہ معاشرے کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

7۔ قانون اور آزادی:

جمہوری طرزِ حکومت میں شہریوں کو کئی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ ان کی جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔ ان کو تقریر و تحریر کی آزادی ہوتی ہے اور مذہب اور پیشے کی آزادی ہوتی ہے۔ مگر ان تمام آزادیوں کا مطلب یہ نہیں کہ ہر فرد جو چاہے سو کرے۔ کوئی اس کو کسی بات سے منع نہیں کر سکتا یا اس سے باز پُرس نہیں ہو سکتی۔ اگر ایسا ہو تو پھر معاشرے کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔ اس لیے ہر فرد کو اپنے عمل میں اس حد تک آزادی ہے جب تک وہ ملک کے قوانین اور دوسرے لوگوں کے حقوق کے خلاف کام نہیں کرتا۔ قانون کی حدود کے اندر رہ کر جو عمل ایک فرد کرے وہی اس کی آزادی ہے۔

چوں کہ کچھ لوگ اپنی ذمے داریوں کا احساس نہ کرتے ہوئے معاشرے کے خلاف حرکات کرتے ہیں اور ملک کے نظم و نسق کو بگاڑتے ہیں۔ اس لیے ہر ملک میں وہاں کے حالات کے مطابق قانون بنائے جاتے ہیں اور لوگوں سے ان کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ قانون سے ہر شخص کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ معاشرے کے اندر رہتے ہوئے لوگوں کے باہمی تعلقات کیسے ہونے چاہییں اور حکومت سے انہیں کن باتوں کی اُمید رکھنا چاہیے۔ قانون ہر شخص پر کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے تاکہ کوئی شخص اپنی آزادی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور دوسروں کی آزادی کو پامال نہ کرے۔ قانون ہی لوگوں کی آزادی کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے ذریعے ہی لوگوں کو انصاف ملتا ہے اور یہی حکومت کو مستحکم بناتا ہے۔ لوگوں کو زندگی کا چین و آرام دیتا ہے اس لیے ہر شہری کا فرض ہے کہ اپنی آزادی کے ساتھ اپنے ملک کے قانون کا پورا احترام کرے۔

قانون کی پابندی کرانے کے لیے ملک میں عدالتیں کام کرتی ہیں اور ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزائیں دیتی ہیں۔ قوانین عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو جائداد، روپے کے لین دین یا شہری یا معاشرتی حقوق کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کو "دیوانی" قوانین کہا جاتا ہے۔ دوسرے وہ قوانین ہوتے ہیں جو قتل و غارت گری، لوٹ مار، چوری، ڈکیتی وغیرہ کی روک تھام کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ان کو "فوجداری" قوانین کہا جاتا ہے۔

قانون آزادی کی حدود مقرر کرتا ہے۔ آزادی کا صحیح استعمال اس وقت ہوتا ہے جب ان حدود کا خیال رکھا جائے۔ اس لیے آزادی اور قانون کا باہمی تعلق بڑا قریبی ہے۔ قانون کے بغیر لوگوں کی آزادی معاشرے اور سوسائٹی کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ قانون کی پابندی کرے اور اپنے عمل کی آزادی کو قانون کی حدود کے اندر رکھے۔

8۔ قانون کی خلاف ورزی / رشوت:

آپ کے گھر میں آپ کے والدین بعض اصول اور قاعدے بناتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پیروی کرنا پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایسا وقت مقرر کر سکتے ہیں جب ہر شخص صبح کو بیدار ہو جائے۔ ایک اصول کے تحت آپ کے لیے روزانہ دو گھنٹے پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ آپ کے والدین نے آپ کو قاعدوں اور قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے بھی آگاہ کیا ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے تو آپ کو ٹیلی وژن دیکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے

والدین یہ اصول اور قاعدے کیوں بناتے ہیں؟ اور آپ کا کیا خیال ہے کہ ان قاعدوں کے خلاف ورزی کے کچھ نتائج کیوں ضروری ہیں۔

جس طرح گھر میں چند اصول اور قاعدے ہوتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پابندی کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ملک میں قوانین ہوتے ہیں جن کی پابندی تمام شہریوں کو کرنا لازمی ہے۔ معاشرے کے ٹھیک طور سے کام کرنے کے لیے قوانین بہت ضروری ہیں۔ قوانین کی عدم موجودگی میں ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے میں آزاد ہوگا۔ معاشرے میں مکمل بدنظمی ہو جائے گی۔ کسی کے لیے سکون، اطمینان اور خوشحالی سے رہنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

پاکستان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ وہ سرخ بتی پر نہیں رُکتے، مثلاً وہ بجلی چراتے ہیں، وہ امتحان میں نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ آپ نے "بدعنوانی" اور "رشوت" کے الفاظ سنے ہوں گے۔ بدعنوانی یا رشوت اُس وقت جنم لیتی ہے جب بااختیار افراد خود کو فائدہ پہنچانے یا کسی دوسرے کی حمایت کرنے کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں، تاکہ اس کے بدلے میں اُنہیں رقم یا تحفے وصول ہوں۔ مثال کے طور پر ایک پولیس والا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ کرنے کے بجائے اُس سے رشوت لے لیتا ہے۔ ایک بینکار صحیح طریقۂ کار کی پیروی کے بغیر کسی وزیر کے دوست کے لیے قرضہ منظور کر لیتا ہے۔ ایسا کرنے سے بینکار کو رقم یا دوسری رعایتیں تو مل جاتی ہیں لیکن ملکی خزانے کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کی وجہ سے ہمارے ملک کی معیشت اور معاشرے پر بہت خراب اثرات ہوتے ہیں مثلاً:

* حکومت کو مزید اسکولوں، اسپتالوں یا سڑکوں کی تعمیر کے لیے مطلوبہ رقم نہیں ملتی۔
* سڑکوں پر زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔
* لوگوں کو بجلی کی زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔
* کچھ طلبا کا امتحان میں وہ نتیجہ نہیں آتا جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔
* لاقانونیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
* معاشرہ کو اخلاقی اور سماجی طور سے نقصان پہنچتا ہے۔

یہ ہم پر لازمی ہے کہ ہم خود قانون کی پابندی اور احترام کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ہدایت کریں۔

رشوت اور بدعنوانی نے ہمارے ملک کی بنیاد کو کمزور کر دیا ہے۔ معاشرے کے بیشتر افراد کسی نہ کسی طرح سے اس خطرناک بیماری میں جکڑے ہوئے ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب مل کر اس معاشرتی برائی کو ختم کریں اور خود بھی ایسا کوئی غیر قانونی کام نہ کریں جو رشوت اور برائی کا باعث بنے۔

حکومت نے رشوت پر قابو پانے کے لیے ملکی اور صوبائی سطح پر باقاعدہ قانون سازی کی ہے اور مختلف ادارے جیسے قومی احتساب بیورو (National Accountability Bureau (NAB)) اور ایف آئی اے (F.I.A) کے ذریعے ان

قوانین پر سختی سے عمل کروا رہی ہے۔

اس طرح صوبائی سطح پر محکمہ اینٹی کرپشن (Anti-corruption Department) بھی رشوت پر ضابطہ لانے کے لیے مختلف محکموں میں کارروائیاں کر کے رشوت خور افسران اور ملوث عملے کو کورٹ کے کٹہرے میں لا رہی ہے تا کہ ملک کی لوٹی ہوئی دولت قومی خزانے میں واپس آ سکے۔

ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں، گھر والوں اور نوجوانوں کو اس لعنت سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے آپ میں شعور پیدا کریں۔ کیونکہ کرپشن ہمارے ملک کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔

سرگرمی اخبار، ریڈیو یا ٹیلی وژن کے لیے ایک اشتہار بنایئے جس میں لوگوں کو قانون کی پابندی کرنے کا پیغام دیا گیا ہو۔

مشق

(الف) نیچے دیے گئے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

1۔ ایک شہری کے حقوق اور فرائض بیان کریں۔

2۔ طالب علم کی حیثیت سے آپ کے کون سے فرائض ہیں؟

3۔ کرپشن کی معنی کیا ہیں؟ معاشرے پر اس کے کون سے اثرات پڑتے ہیں؟

(ب) نیچے خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

(i) جمہوریت میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کی آزادی ہوتی ہے۔

(ii) عام شہری اپنے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

(iii) قومی مفادات کو ذاتی مفادات پر ۔۔۔۔۔۔۔ دینی چاہیے۔

(ج) عملی کام:

(i) ایک چارٹ بنائیں اور اس پر ایک شہری کے حقوق لکھیے۔

(ii) استاد کی مدد سے مندرجہ ذیل ٹیبل کو مکمل کیجیے۔

کرپشن کے اقسام	اسباب	اثرات	اس کو کم کرنے کی تدابیر	آپ اس کے متعلق کیا کر سکتے ہیں؟

بارھواں باب

انسانی حقوق کا تحفظ

PROTECTION OF HUMAN RIGHTS

اس باب کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- انسانی حقوق کے تصور کی بنیادی خصوصیات کو بیان کر سکیں۔
- 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق و فرائض کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948ء کے تحت شہریوں کو فراہم کردہ حقوق سے موازنہ اور تقابلہ کر سکیں۔
- پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کی حالت بیان کر سکیں۔
- قومی اور عالمی دونوں سطحوں پر انسانی حقوق کی تفہیم کو فروغ دے سکیں اور انسانی سطح پر اُن کی قدر و قیمت کی تعریف کر سکیں۔

تعارف

اس باب میں ہم انسانی حقوق کے تصور اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور (UDHR) کے تحت شہریوں کے حقوق کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ اسی طرح، ہم پاکستان میں شہریوں کے حقوق و فرائض کے تحفظ کے بارے میں بھی مطالعہ کریں گے۔

انسانی حقوق

کیا آپ جانتے ہیں؟
10 دسمبر کو پوری دنیا میں انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

مشہور قانونی ماہر بلیک (Black) کی قانونی ڈکشنری کے مطابق "انسانی حقوق کو آزادیوں، رعایتوں اور فوائد کے طور بیان کیا جا سکتا ہے، کہ تمام بنی نوع انسان اس سماج میں اپنے حق کے طور پر دعویٰ کرنے کے قابل ہوں، جس میں وہ رہتے ہیں۔" انسانی حقوق کو فطری یا بنیادی حقوق کے طور بھی جانا جاتا ہے۔

انسانی حقوق، بنی نوع انسان کی مہذب زندگی کی جانب بڑھتی ہوئی طلب پر مبنی ہیں۔ مہذب زندگی میں، ہر انسانی وجود کی موروثی عظمت کی توقیر کی جاتی ہے اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ انسانی حقوق ہماری حقیقی وجود کے